# قرآن حکیم اور حدیث رسول ﷺ کا ربط

اللہ رب العالمین نے اپنی آخری کتاب قرآن حکیم خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی، انبیاء علیھم السلام کی تعلیم وتربیت کا سروسامان اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**اَدَّبَنِیْ رَبِّی فَاَحْسَنَ تَادِیْبِی**

''میرے رب نے مجھے بہترین آداب سے نوازا ہے''۔

پھر قرآن اس کی یوں شہادت دیتا ہے:

**وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم**

''بلاشبہ آپ (ﷺ) اخلاق کی بلندیوں پر فائز ہیں''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان قبول کرنے والوں (صحابہ کرامؓ) کے سامنے نہ صرف آیات کی تلاوت کرتے اور کتاب کی تعلیم دیتے بلکہ انہیں اس کی حکمت وبصیرت سے بھی آگاہ فرماتے اور اس طرح ان کا تزکیہ نفس ہوتا۔

**یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ (الجمعۃ:۲)**

''وہ انہیں کتاب (کی آیات) سناتے، ان کی زندگی سنوارتے (تزکیہ نفس فرماتے) اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے''۔

حافظ عتیق الرحمٰن لکھتے ہیں:

''حکمت کے معنی دانائی اور سمجھ بوجھ کے ہیں، امام شافعیؒ نے اپنی کتاب الرسالۃ میں بے شمار دلائل سے ثابت کیا ہے کہ قرآن حکیم میں جہاں بھی کتاب کے ساتھ حکمت کا لفظ آیا ہے تو اس سے مراد سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے''۔(تیسیر القرآن)

پھر قرآن حکیم اعلان کرتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىo اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىo

''وہ (ﷺ) اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے، جو کہتے ہیں وہ تو نازل کردہ وحی ہوتی ہے''

حافظ عتیق الرحمٰن لکھتے ہیں:

''یا وہ وحی جلی ہوتی ہے یا وحی خفی، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میری زبان سے کبھی کوئی بات حق کے سوا نہیں نکلی'' (ابوداؤد) (بحوالہ تیسیر القرآن)

یہ بات ذہن میں رہے کہ وحی جلی تو قرآن حکیم ہے جبکہ وحی خفی وہ باتیں ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تفہیم دین کے سلسلے میں صحابہ کرامؓ کو سمجھائیں اور بتلائیں، انہیں احادیث مبارکہ کہتے ہیں، قرآن کے طالب علم کے لئے ان فرمودات رسول ﷺ کا مطالعہ بھی ضروری ہے، ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا اور آپ ﷺ ہی اس کے بہترین شارح اور مفسر ہو سکتے ہیں، قرآن و احادیث کے مطالعہ سے ایسا ذوق نشوونما (Develop) پاتا ہے کہ آپ قرآن حکیم کی کوئی آیہ مبارکہ تلاوت کرتے ہیں تو فوراً اس کی تشریح میں کسی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے یا پھر کسی حدیث کو پڑھتے ہیں تو فوراً اس کی توضیح کے لئے کوئی آیت قرآنی ذہن میں آ جاتی ہے، آیئے چند آیات مبارکہ اور چند احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

## ۱) اخلاص

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

**وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ(البيّنة:۵)**

''اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی بندگی کریں، اپنے دین کو اس کے لئے خالص کر کے یکسو ہو جائیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، یہی درست اور صحیح دین ہے۔''

اس آیہ مبارکہ میں خلوص نیت کا تذکرہ ہے اسی سے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہوتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری، مسلم)

''یقیناً اعمال (کی مقبولیت) کا دارومدار نیتوں سے وابستہ ہے''۔

یعنی صوم وصلوٰۃ، حج اور زکوٰۃ، صدقات وخیرات اور دیگر اعمال صالحہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتے جب تک

کہ ان میں رضائے الٰہی پیش نظر نہ رہے۔

۲) عدل واحسان

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَأمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحِسَانِ (النحل:۹۰)

"بلاشبہ اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے"۔

حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ الْمُقسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ، اَلّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِھِمْ وَ اَھْلِیْھِمْ وَمَا وُلُّوْا (رواہ مسلم)

"کوئی شک نہیں کہ عدل کرنے والے نور کے منبروں پر ہوں گے وہ جو اپنی حکومت میں، اپنے گھروں میں اور جو کام ان کے سپرد ہوا ہو اس میں عدل کریں"۔

۳) توبہ واستغفار

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوبُوْآ اِلَیْہِ (ھود:۳)

"اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی مانگو اور اس کے حضور توبہ کرو"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَأَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ أَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً (رواہ البخاری)

"اللہ کی قسم! میں اللہ سے بخشش کا طلبگار رہتا ہوں اور دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ کرتا ہوں"۔

۴) صبر پر انعام

اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاۃِ، اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ (البقرہ:۱۵۳)

"صبر اور نماز سے مدد لو، بلاشبہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

حدیث شریف میں آتا ہے:

مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمُ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا ھَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا أَذَیً وَلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ خَطَایَاہُ (بخاری ومسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کسی مسلمان کو جو مصیبت پہنچتی ہے خواہ وہ کسی قسم کی ہو، بیماری ہو، رنج ہو، غم ہو، تکلیف وایذا ہو، حتیٰ کہ اسے ایک کانٹا بھی چبھے تو اللہ تعالیٰ اس کے صلہ میں اس کی خطائیں معاف کر دیتا ہے''۔

## ۵) استقامت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ (حٰم السجدہ:۳۰)

''بے شک جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (بوقت موت) اور ان سے کہتے ہیں کہ ''تم نہ ڈرو، نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔''

اب دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استقامت کے بارے میں کتنی جامع نصیحت فرماتے ہیں:

وَعَنۡ أَبِی عَمۡرٍو وَقِیۡلَ أَبِی عَمۡرَۃَ سُفۡیَانِ بِنَ عَبۡدَاللّٰہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قُلۡتُ: یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ قُلۡ لِّیۡ فِی الۡاِسۡلَامِ قَوۡلًا لَا أَسۡأَلُ عَنۡہُ أَحَدًا غَیۡرُکَ قَالَ: قُلۡ: اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ: ثُمَّ اسۡتَقِمۡ (راہ مسلم)

''حضرت ابو عمرو اور وہ ابو عمرہ سفیان بن عبداللہ کے نام سے بھی معروف ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتلا دیجئے کہ میں پھر کسی سے نہ پوچھوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہو ''میں اللہ پر ایمان لایا، پھر (اس ایمان اور عقیدہ پر) ثابت قدم رہو''۔

آیئے اب چند احادیث مبارکہ پر نظر ڈالتے ہیں اور ان کا ربط قرآن میں دیکھتے ہیں:

## ۱) صدق کا ثمرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

مَنۡ سَأَلَ اللّٰہَ تَعالَی الشَّھَادَۃَ بِصِدۡقٍ بَلَّغَہُ مَنَازِلَ الشُّھَدَاءِ، وَاِنۡ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ (رواہ مسلم)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سچائی کے ساتھ سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے مرتبے کو پہنچائے گا اگر چہ وہ اپنے بستر پر دنیا سے رخصت ہو''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (توبہ:۱۱۹)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو''۔

۲) غصہ ضبط کرنے کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِی یَمْلِکُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ (بخاری، مسلم)

"بہادر وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے (حقیقت میں) بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔"

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (الشوریٰ:۴۳)

"اور جو شخص صبر سے کام لے اور (لوگوں سے) درگزر کرے تو یہ یقیناً بڑی اولوالعزمی کے کاموں میں سے ہے"۔

۳) والدین سے حسن سلوک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَغِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفٌ ثُم رَغِمَ أَنْفٌ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْهِ عِنْدَ الْکِبَرِ: اَحَدَ هُمَا اَوْ کِلَاهُمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ (رواہ مسلم)

"اس شخص کی ناک خاک آلود ہو (یعنی خوار ہو۔ اور تین مرتبہ یہ جملہ فرما کر اس کی اہمیت اور نزاکت کو واضح کیا) جس نے اپنے ماں باپ (ان میں سے ایک یا دونوں) کو بڑھاپے میں پایا (اور ان کی خدمت گزاری سے) جنت میں داخل نہ ہوا"۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ کِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا (بنی اسرائیل:۲۳)

تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اس کی (جو رب العالمین ہے) اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو (اگر ایسا نہ کیا تو خوار ہو جاؤ گے)"۔

۴) مسلمانوں کے ساتھ مہربانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰی لَهُ

سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ والْحُمّٰی (بخاری، مسلم)

''مسلمانوں کی مثال ان کے آپس کی محبت، رحمدلی اور مہربانی میں جسم کی طرح ہے جب اس کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو سارا جسم جاگتا ہے اور اس کو بخار ہو جاتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کا قرآنِ حکیم میں ارشاد ہے:

وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ (الحجر:۸۸)

''آپ اور اہل ایمان کے ساتھ نرمی اور تواضع سے پیش آیئے''۔

## ۵) کامل ترین مومن کی تعریف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِهِمْ (رواہ ترمذی)

''سب سے کامل مومن وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سب سے بہترین وہ ہیں جن کا سلوک اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا ہو''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِا لْمَعْرُوفِ (النساء:۱۹)

''اور تم ان کے ساتھ بھلے (اور عمدہ) طریقہ سے زندگی بسر کرو''۔

قارئین! آپ نے غور کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ فرمودات قرآن حکیم سمجھنے میں مفید اور معاون ہیں، قرآن حکیم میں اصول ہیں تو ان کی تشریح اور وضاحت احادیث مبارکہ میں ملتی ہے۔ مثلاً قرآن حکیم میں نماز قائم کرنے کا حکم ہے، تو نماز پڑھنے کی کیفیت، رکعات کی تعداد، اوقات کا تعین، امام کی صفات اور نماز سے متعلق دوسری باتیں حدیث مبارکہ میں ملیں گی۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ اللہ رب العزت کا کلام بے مثل اور بے مثال ہے اور نسل انسانیت آج تک اس جیسی چند آیات بھی پیش کرنے سے عاجز رہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زبان وبیان کی لطافت ونظافت سے نوازا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کوثر وتسنیم میں دھلی ہوئی ہے، اس میں مٹھاس اور چاشنی ہے، بصیرت اور روشنی ہے، صداقت اور پیغام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اَفْصَحُ الْعَرَب (عربوں میں فصاحت وبلاغت میں بلند ترین) ہیں۔

قرآن کا طالب علم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی بے نیاز نہیں رہ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ محدثین کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع اور تدوین کرنے میں محنت شاقہ کی۔ اس سلسلے میں طول وطویل سفر کئے۔ شب و روز مصروف رہے اور اس خدمت جلیلہ کو بھوکے اور پیاسے رہ کر بھی سرانجام دیا۔امام بخاریؒ کی سیرت پڑھی جائے تو معلوم ہوگا کہ اس مردمومن نے حدیث مبارکہ کو جمع کرنے کیلئے کتنی تکلیف اور مشقت سے اِدھراُدھر سینکڑوں میل پا پیادہ سفر کیے، بعض اوقات سفر کے دوران جنگل کے پتوں سے بھوک کو مٹایا۔

(دمشق) علاقہ شام کے معروف عالم دین علامہ ابوزکریا محی الدین، یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اخلاق کے باب میں بڑی مفید کتاب ''ریاض الصالحین'' کے نام سے تالیف فرمائی ہے، اس کتاب میں انہوں نے ہر باب کے شروع میں اسی مضمون سے متعلق آیات قرآن درج فرمادی ہیں جس سے قرآن کے طالب علم کے لئے قرآن وحدیث کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے، عاجز قرآن حکیم کے طلبا کے لئے اس کے مطالعہ کا مشورہ دیتا ہے، یہ عربی متن اور اردو ترجمہ اور مفید حواشی کے ساتھ مل جاتی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں کو قرآن کی روشنی سے منور فرمادے۔آمین!

(شیخ عمر فاروق)